

فرزندِ فاطمہ کا بھرا گھر اُجر گیا

ایک بے کسو غریب کا کُنہہ اُجر گیا
 گودی اُجر گئی کوئی جھولا اُجر گیا
 اے ارضِ کربلا تیری گودی ان کر
 فرزندِ فاطمہ کا بھرا گھر اُجر گیا

پانی ملا نہ فاطمہ کے نورِ عین کو
 دریا ترس کے رہ گیا ہائے حسین کو

بچے عطش سے ماہیے بے اب مر گئے
 آخرتِ پ کے موت کی گودی میں سو گئے

گودی میں کھلتا ہوا بچا حسین کا
 تین دن کی بھوکِ پیاس سے مرجھا کے رہ گیا

سوکھی زبان دیکھانے پہ ایک حشر ہو گیا
 ایک تیر آیا حلق چھیدا دم نکل گیا

شانے کٹا کے حق کی ترائی میں سو گیا

غانری کا جسم گھوڑو سے پامال ہو گیا

کیا موت تھی خدا کی قسم دل دھل گیا

دو ہچکیو میں موت کا سامان ہو گیا

عبّاس جس کے دم سے تھا سرور کو اطمینان

تھی جس کے دم سے فوج حسینی کی ان بان

اے ارضِ کربلا تیری گودی ان کر

فرزندِ فاطمہ کا بھرا گھر اُجر گیا

